چوں مرگ آید تبسم برلب اوست

محمد اعجاز مصطفیٰ

مولانا شمس اللہ العباسیؒ کا سانحۂ اِرتحال

۱۰رذوالحجہ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۷رنومبر۲۰۱۰ء بروز بدھ وفاق المدارس کے فاضل، مسجد عمر بن خطاب گلشن اقبال وسنہری مسجد برنس روڈ کے سابق اِمام، گارڈن ویسٹ میں مکہ مسجد کے حالیہ اِمام وخطیب، مدرسہ عربیہ روضۃ القرآن کے مدیر اور جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے اُستاذ مولانا ارشاداللہ العباسی مدظلہ کے بڑے بھائی مولانا شمس اللہ العباسی دُنیا کی پچاس بہاریں دیکھ کر مختصر علالت کے بعد خالقِ حقیقی سے جاملے، انا للہ وانا الیہ راجعون، ان للہ ما أخذ ولہ ما أعطی وکل شیء عندہ بأجل مسمّٰی.

مولانا موصوف نے حفظ کی تکمیل اور درجہ خامسہ تک اِبتدائی تعلیم پاکستان کی عظیم یونیورسٹی جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں حاصل کی اور دورۂ حدیث جامعہ دارالخیر گلستان جوہر سے کیا۔

مولانا موصوف کی طبیعت میں اِنتہائی سادگی اور عاجزی تھی، اپنے دوستوں اور ساتھیوں میں گھل مل کر رہنے کے عادی تھے۔ حضرت مولانا ارشاداللہ صاحب کا بیان ہے کہ ان کے اکثر مقتدی حضرات، تبلیغی سفر اور حج وعمرہ کے ساتھی اس بات کا کثرت سے ذِکر کرتے ہیں کہ وہ ہمارے صرف اِمام وخطیب اور اُستاذ ہی نہیں، بلکہ بڑے ہمدرد اِنسان اور مخلص دوست بھی تھے، اس لئے کہ ہر دُکھ درد اور خوشی غمی میں وہ ہمارے ساتھ برابر کے شریک رہتے تھے۔

آپؒ رمضان المبارک کا مہینہ زیادہ تر مسجد میں گزارتے تھے، خاص کر آخری عشرے میں معتکفین حضرات پر دین کی محنت اور ان کو دین کی طرف راغب کرنے کی کوششیں قابلِ دید ہوتی تھیں۔

آپؒ غرباء اور مساکین سے بڑی محبت فرماتے تھے اور ان کی خدمت کو اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے، سخاوت ان پر غالب تھی، کئی مدارس ومساجد کے سفراء کے ساتھ بھی معاونت فرماتے تھے، اسی طرح موصوف کو اپنے اکابر، اساتذہ اور مشائخ سے ایسی محبت تھی کہ غائبانہ اپنی مجالس میں درسِ قرآن ودرسِ حدیث کے مواقع پر ان کا محبت بھرے انداز میں خصوصیت کے ساتھ تذکرہ کرتے تھے، اور حاضرینِ مجلس

کے علاوہ اپنی دُعاؤں میں اپنے بزرگوں، اساتذہ خصوصاً حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ اور حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ کا تذکرہ فرماتے تھے۔ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن اور جامعہ کے تمام اساتذہ سے آپؒ کو بڑی محبت تھی، تمام دینی مراکز، مساجد و مدارس، علمائے کرام وطلباء عظام اور ان اداروں کی خدمت کرنے والے منتظمین کے لئے خصوصی دُعائیں کیا کرتے تھے۔

عیدالاضحیٰ کے دن عید کی نماز اپنی مسجد میں ادا کی اور پھر ظہر کی نماز گھر پر ادا کرنے کے بعد خالق حقیقی سے جاملے۔ موت کے بعد بھی چہرے پر ایسی بشاشت تھی کہ یقین نہیں آرہا تھا کہ ان کا انتقال ہو چکا ہے، بقول شاعر:

چوں مرگ آید تبسم برلب اوست

مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیوہ، چار بیٹیاں، تین بیٹے اور سینکڑوں شاگرد چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی زندگی بھر کی حسنات و دینی خدمات کو قبول فرماکر انہیں جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے، اور پسماندگان کو صبرِ جمیل اور اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

ترجمہ:۔ بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) پر، اے ایمان والو! تم بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔ (الاحزاب، ۵۶)

بیشمار دنیاوی مسائل کے حل، بروز قیامت شفاعت، جنت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی رفاقت وقرب حاصل کرنے کے لیے بکثرت درود شریف پڑھیے۔ دس نیکیاں حاصل کرنے، دس گناہ بخشوانے اور دس درجے بلند کروانے کے لیے ابھی ایک مرتبہ یہ درود ابراہیمی پڑھ لیجیے...... جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جانے والے حضرات سے حرم کعبہ اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری کے وقت خصوصی دعا اور سلام کی درخواست ہے۔ نیک بنو، اور نیکی پھیلاؤ۔ ☆ منجانب: اللہ کا بندہ ☆